قطب المدار کو مدار العالمین کہنے کا
شرعی جواز
فَیضانِ مَدار العَالمینُ
از۔
مفتی ابو الحماد محمد اسرافیل حیدری مداری
ناشر
مدار بک ڈپو
دار النور مکن پور شریف ضلع کانپور
کمپوزنگ: اسما از، گرافکس۔ کانپور

قطب المدار کو مدار العالمین کہنے کا

شرعی جواز

فیضانِ مدار العالمین

از۔

مفتی ابوالحماد محمد اسرافیل حیدری مداری

ناشر

مدار بک ڈپو

دار النور مکن پور شریف ضلع کانپور

کمپوزنگ: اسمائز گرافکس۔ کانپور
(988[illegible]4521,9335354898)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں؟

زید جو کہ لاعلم ہے اور وہ کہتا ہے کہ مدار العالمین کہنا درست نہیں کہتا ہے کہ جو مبارکپور کا فتویٰ ہے اور جو بریلی شریف کا فتویٰ ہے وہی درست ہے (یعنی کفر ہے) لہٰذا لفظ مدار العالمین پر قرآن و حدیث کی روشنی میں دلائل صحیحہ کے ذریعے بھرپور روشنی ڈالیں اور کفر کہنے والوں پر شرعاً کیا عائد ہوتی ہے قرآن وحدیث کی روشنی میں رقم فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

فقط والسلام

المستفتی

محمد آفتاب عالم مداری

مقام فرید پور، پوسٹ کلیان پور،

بذریعہ پوسٹ باقرپور جگت، ضلع مشرقی چمپارن (بہار)

الجواب اللھم ھدایت الحق والصواب وصلی اللہ علی النبی الکریم و آلہ والاحباب

اولیاء اللہ کی ولایت برحق ہے **وفضلنا بعضھم علی بعض** کے تحت ان کے مراتب ودرجات ہیں۔ غوث، قطب، ابدال، نقباء، نجبا، غوث اعظم اور قطب المدار وغیرہ اولیاء اللہ کے درجات ہیں۔

قطب المدار ولایت کے مرتبوں میں بہت بڑا اور اعلیٰ مرتبہ ہے چنانچہ مولانا احمد رضا خاں فاضل بریلوی کے پیر ومرشد سید شاہ ابوالحسین نوری مارہروی قدس سرہٗ اپنی کتاب سراج العوارف فی الوصایا والمعارف معروف بہ شریعت وطریقت میں ارشاد فرماتے ہیں کہ ہر زمانے میں ایک غوث ہوتا ہے کہ اس زمانہ کے تمام اولیاء کرام کا سردار وسرتاج ہوتا ہے اور اس کے زمانے کا کوئی ولی اس کا مرتبہ نہیں پا سکتا اس کو قطب مدار بھی کہتے ہیں اس لئے کہ تمام عالم کے کاروبار کا اسی پر دارومدار ہوتا ہے اور تمام نظم ونسق اسی کے ہاتھوں نافذ ہوتا ہے اور نفاذ پاتا ہے

(شریعت وطریقت مطبوعہ مکتبہ جام نور صفحہ ۱۱۴۔۱۱۵)
عبارت بالا سے ظاہر ہے کہ قطب مدار کا عہدہ کتنا عظیم ہے قطب مدار اپنے زمانے کے تمام اولیاء اللہ کا سردار و سرتاج ہوا ہے۔ تمام عالم یعنی عالمین کے کاروبار کا دارومدار قطب مدار پر ہوتا ہے۔

حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ النورانی فرماتے ہیں کہ حضرت خضر پیغمبر علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ **جعلنا اللّٰہ تعالیٰ معینا لقطب المدار من اولیاء اللّٰہ تعالیٰ الذی جعله اللّٰہ تعالیٰ مدار اللعالم جعل بقاء العالم ببرکة وجوده وافاضتہ (الحدیقة الندیة فی شرح الطریقة النقشبندیه استنبانبول ترکی)**

یعنی اللہ تعالیٰ نے مجھ کو اور الیاس علیہ السلام کو قطب المدار کا معین بنایا جو اللہ تعالیٰ کا ایسا ولی ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے عالم کا مدار (مدار العالم) بنایا اور عالم کی بقاء اس کے وجود وافاضہ کی برکت کے سبب قائم کی۔ حضرت خضر علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت ابوالحسین نوری قدس سرہ کے اقوال سے ظاہر ہے کہ قطب المدار پر تمام عالم (یعنی عالمین) کے کاروبار کا دارومدار ہوتا ہے ۔قطب المدار کو اللہ تعالیٰ نے عالم کا مدار بنایا قطب المدار کے وجود کی برکت سے عالم کی بقاء ہے تو ایسے قطب المدار کو مدار العالمین کہنا کیونکر کفر کو مستلزم ہوگا اور اگر قطب المدار کو مدار العالمین کہنا مستلزم حرام وکفر ہے تو یہ کفر حضرت ابوالحسین نوری اور حضرت خضر پیغمبر علیہ السلام کی طرف بھی لوٹے گا والعیاذ باللہ کیا بریلی ومبارکپور سے ایسی جرأت کی جاسکتی ہے؟

ان دونوں بزرگوں کے اقوال کی روشنی میں قطب المدار کو مدار العالمین کہنا جائز وحق ہے۔

مدار العالمین پر حکم کفر لگانا جہالت ولاعلمی کی دلیل ہے بلکہ ضلالت ومنجر الی الکفر ہے۔

حضرت نصیر الدین چراغ دہلوی رضی اللہ عنہ کے مرید وخلیفہ حضرت میر جعفر مکی رضی اللہ عنہ اپنی کتاب بحر المعانی صفحہ ۸۳ پر تحریر فرماتے ہیں۔

''مراتب شاہدان لایزلی را گوش دار کہ شیخ داؤد قیصری قدس روحہ در بعضے کتب آوردہ

است کہ قطب عالم در ہر زمانہ وعصر یکے باشد و وجود جمیع موجودات از اہل دنیا وآخرت یعنی سفلی و علوی بوجود قطب عالم قائم باشد وقطب عالم رافیض از حق تعالیٰ بے واسطہ باشد وقطب عالم راقطب مدار نیز گویند یعنی مدار موجودات سفلی وعلوی از برکت وجود اوست۔"

ترجمہ: یعنی، شاہدان لایزالی کے مراتب کو غور سے سنو کہ شیخ داؤد قیصری قدس روحہ بعض کتابوں میں بیان فرماتے ہیں کہ قطب عالم ہر زمانہ وعصر میں ایک ہوتا ہے اہل دنیا وآخرت میں سے تمام موجودات یعنی عالم سفلی وعلوی کا وجود قطب عالم کے وجود سے قائم ہے قطب عالم کو بے واسطہ حق تعالیٰ سے فیض پہونچتا ہے قطب عالم کو قطب مدار بھی کہتے ہیں یعنی موجودات سفلی وعلوی کا مدار قطب مدار کے وجود کی برکت سے ہے۔"

صاحب درالمعارف اپنی کتاب درالمعارف مطبوعہ استانبول ترکی میں تحریر فرماتے ہیں:

"روزے درمجلس شریف مذکور اقطاب آمد حضرت ایشاں فرمودند کہ حق تعالیٰ اجرائے کارخانۂ ہستی وتوابع ہستی قطب مدار را عطامی فرماید وہدایت ورہنمائی گمراہاں بدست قطب ارشاد می سپارد بعدازاں فرمودند حضرت بدیع الدین شیخ مدار قدس سرہ قطب مدار بودند وشان عظیم دارند"

ترجمہ: یعنی، ایک دن مجلس شریف میں اقطاب کا ذکر ہوا آں حضرت نے فرمایا کہ حق تعالیٰ اجرائے کارخانۂ ہستی قطب مدار کو عطا فرماتا ہے اور گمراہوں کی رہنمائی وہدایت وارشاد کا کام قطب ارشاد کے حوالے کرتا ہے اوراس کے بعد فرمایا حضرت بدیع الدین شیخ مدار قدس سرہ قطب مدار تھے اور عظیم شان والے تھے۔ (درالمعارف)

مذکورہ دونوں بزرگوں حضرت میر جعفر مکی خلیفہ سیدنا نصیر الدین چراغ دہلوی ومولانا غلام علی نقشبندی کے فرمودات سے واضح ہے تمام موجودات (یعنی عالمین) کا وجود قطب مدار کے وجود کی برکت سے قائم ہے۔

کارخانۂ ہستی وتوابع ہستی (یعنی تمام عالمین) کا اجراء قطب مدار کے سبب سے ہے اور یہ بھی واضح ہوگیا کہ حضرت سید بدیع الدین شاہ مدار قدس سرہ قطب المدار تھے۔

تو جب آپ ان خوبیوں کے حامل ہیں تو آپ کو مدار العالمین کہنا جائز وبرحق اور

اسلاف کا طریقہ ہوا اور جب یہ ثابت ہو گیا تو مدار العالمین کہنے پر حکم کفر لگانا اور لفظ مدار العالمین کو مستلزم کفر بتانا جہالت و گمراہی اور کتب سلف سے ناواقفی نہیں تو اور کیا ہے؟

جو شخص حضرت قطب مدار کو مدار العالمین کہنے پر حکم کفر لگاتا ہے وہ دانستہ یا نادانستہ اعلیٰ حضرت کے پیر و مرشد حضرت ابو الحسین احمد نوری اور خضر پیغمبر علی نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت میر جعفر مکی مرید و خلیفہ حضرت نصیر الدین چراغ دہلوی اور صاحب در المعارف پر حکم کفر لگاتا ہے اور ایسا کرنے والا جاہل نہیں تو گمراہ اور گمراہ نہیں تو جاہل ضرور ہے بلکہ لفظ مدار العالمین کہنے کو مستلزم کفر ماننا اپنے اسلاف اور خود اپنے آپ کو کافر گردانتا ہے والعیاذ باللّٰہ یخادعون اللّٰہ والذین آمنو و مایخدعون الا انفسھم۔

مفتی اختر رضا خاں ازہری قادری کا فتویٰ فیصلہ شرعیہ میں اس طرح منقول ہے:

مدار الدنیا والآخرہ اس کا خاصہ ہے جسے قرآن عظیم نے رحمۃ للعالمین بتایا اور وہ ہمارے نبی خاتم الانبیاء علیہ التحیۃ والثناء ہیں۔ آپ کے سوا کسی اور کو جس طرح رحمۃ للعالمین کہنا حرام اسی طرح مدار الدنیا والآخرہ مدار العالمین کہنا حرام۔ (فیصلہ شرعیہ در بارۂ مداریہ صفحہ ۱۸)

نیز لکھتے ہیں کہ مدار العالمین کہنے سے جملہ انبیاء پر فضیلت مدار لازم اور یہ کفر ہے واللّٰہ اعلم و بالصواب (فیصلہ شرعیہ صفحہ ۱۸)

مبارکپور کے مفتی امجدی صاحب کا فتویٰ اس طرح منقول ہے:

حضرت مدار قدس سرہ کو "مدار العالمین کہنا بظاہر حضرات انبیاء کرام پر فضیلت دینا ہے اس قول سے بھی قائل پر توبہ تجدید ایمان و نکاح لازم واز روئے طریقت بیعت بھی واللّٰہ اعلم بالصواب (فیصلہ شرعیہ صفحہ ۲۴)

مزید فرماتے ہیں یا مدار الدنیا والآخرہ کہنا بھی بظاہر کفر ہے کہ یہ مستلزم ہے اس بات کو کہ قائل حضرت مدار کو انبیاء کرام کا بھی مدار مان رہا ہے۔ یہ بلاشبہ کفر ہے (فیصلہ صفحہ ۲۲)

ان دونوں مفتیوں کے فتووں کے پڑھنے کے بعد ایک ذی شعور سلیم الطبع عالم کہنے پر مجبور ہو جاتا ہے کہ یہ دونوں فتوے بڑی عجلت میں نہایت بے احتیاطی سے لکھے گئے ہیں ان

مفتیوں نے بزرگان سلف کی کتابیں نہیں دیکھیں۔ یہ دونوں مقام قطب المدار سے نا آشنا ہیں یا پھر کسی خاص جذبے کے تحت یہ فتوے دیئے گئے ہیں۔

حضرت خضر پیغمبر علیہ السلام فاضل بریلوی کے پیرومرشد حضرت ابوالحسین نوری سید نصیرالدین چراغ دہلوی کے خلیفہ حضرت میر جعفر مکی اور صاحب درالمعارف علیہم الرحمۃ والرضوان کے فرامین ومنقولات سے صاف صاف واضح ہوگیا کہ قطب المدار مدارالعالم ہوتا ہے۔اس کے وجودکی برکت سے عالم کی بقا ہے۔

قطب مدار ہی پر تمام عالم یعنی (عالمین) کے کاموں کا دارومدار ہوتا ہے تمام نظم ونسق اسی کے ہاتھوں نافذ ہوتا اور نفاذ پاتا ہے۔تمام موجودات (یعنی عالمین) کا وجود قطب مدار کے وجودکی برکت سے قائم ہے۔قطب مدار عالم سفلی وعلوی کا مدار ہوتا ہے۔کارخانۂ ہستی وتوابع ہستی کو جاری رکھتا ہے اور بقول محی الدین بن عربی علیہ الرحمۃ والرضوان وہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا مظہر کامل اور خلیفۃ اللہ فی الارض ہوتا ہے۔(فصوص الحکم)

اور یہ بھی واضح وثابت ہے کہ حضرت بدیع الدین شیخ مدار زندہ شاہ مدار قطب المدار تھے تو ایسے عظیم الشان قطب مدار کو مدار العالمین کہنا حرام وکفر ہوگا؟ حاشا وکلا

قطب المدار کو مدار العالمین کہنے پر حکم حرام وکفر لگانا اپنے آپ پر حرام وکفر کا حکم لگانا ہے کہ اس سے اولیاء اللہ اور اللہ کے نبی کو بے واسطہ کافر ٹھہرایا جارہا ہے۔ یہ بلاشبہ کفر ہے۔فتویٰ دینے سے پہلے بزرگان سلف کی کتابوں کا مطالعہ ضروری ہے ورنہ خود اپنے اسلاف فتووں کی زد میں آسکتے ہیں۔

یہ کس قدر مضحکہ خیز بات ہے کہ مدارالدنیا اور مدار العالمین جیسے الفاظ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خاصہ بتایا جارہا ہے و خاصۃ الشئی مایوجد فی الشئی ولا یوجد فی غیرہ جبکہ علمائے ذی شعور پر روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ رسول گرامی وقار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جملہ اسمائے گرامی توقیفی ہیں۔میرے علم میں سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جتنے اسمائے حسنیٰ ہیں ان میں مدارالدنیا والآخرہ اور مدار العالمین کا لفظ کہیں بھی وارد نہیں ہے پھر ان صفاتی

ناموں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خاصہ بتانا شرع مطہر کے خلاف جرأت نہیں تو اور کیا ہے؟

اور اگر کسی مستند کتاب میں ان ناموں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ شمار کیا گیا ہو اور ان دونوں ناموں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خاصہ بتلایا گیا ہو تو کم از کم فتوے میں اس کا حوالہ دینا چاہئے تھا۔

لفظ رحمۃ للعالمین کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے خاص اور آپ کا خاصہ مانا جاتا ہے اس کے باوجود بھی ایک رضوی برکاتی مولانا اپنی کتاب حیات غوث الوریٰ ومظہر جمال مصطفائی مطبوعہ بریلی میں حضرت زکریا ملتانی علیہ الرحمۃ والرضوان کی منقبت حضور سیدنا غوث اعظم عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کیلئے نقل کرتے ہیں جس کے اشعار اس طرح ہیں:

بیکساں را کس اگر جوئی تو در دنیا و دیں
ہست محی الدین سید تاجِ سرداراں یقیں
دستگیر بیکسان و چارۂ بیچارگاں
شیخ عبدالقادر است آں رحمۃ للعالمیں

ترجمہ از مصنف کتاب: ’’دنیا و دیں میں تجھے اگر دستگیر بیکساں کی تلاش ہے تو یقین کر کہ وہ حضرت محی الدین سرداروں کے سرتاج کی ذات ہے۔

بیکسوں کے دستگیر اور بیچاروں کے چارہ گر شیخ عبدالقادر ہیں جو سارے عالمین کیلئے رحمت ہیں۔‘‘

کیا بریلی ومبارکپور سے حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ کو رحمۃ للعالمین کا تمغہ دے دیا گیا ہے اور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خاصہ کو خاصہ کی تعریف سے جدا مان لیا گیا ہے؟ یا حضرت بہاء الدین زکریا ملتانی پر حرام وکفر کا فتویٰ جاری ہوگا اگر یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں تو اس جگہ رحمۃ للعالمین کی کیا تاویل ہے؟

اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عطا کے بغیر کوئی ولی ولایت کا شمہ

نہیں پاسکتا چہ جائیکہ مرتبہ غوثیت و مداریت سے بہرہ ور ہو۔

ہر ولی کو اللہ اور رسول کی طرف اضافت دی جاسکتی ہے اور یہ اضافت تشریفی ہوتی ہے۔ مضاف کا لغوی معنی قطعی مقصود نہیں ہوتا چنانچہ ولی کو ولی اللہ غوث کو غوث اللہ قطب کو قطب اللہ اور مدار کو مدار اللہ کہا جاتا ہے اسی طرح ولی کو ولی الرسول غوث کو غوث الرسول قطب کو قطب الرسول اور مدار کو مدار الرسول کہہ سکتے ہیں اس لئے کہ اللہ و رسول کی مرضی و منشاء سے ہی مومن کامل ولایت کے کسی درجے پر فائز ہوتا ہے **من کان للّٰہ کان اللّٰہ لہ**

تو جب ولی، غوث، قطب اور مدار کی اضافت اللہ تعالیٰ کی طرف درست ہے جائز ہے تو اللہ کی مخلوق یعنی عالمین کی طرف یہ اضافت بدرجۂ اتم واولیٰ و جائز ہوگی۔

لہٰذا غوث خصوصاً غوث اعظم عالمین کا غوث ہوگا قطب خصوصاً قطب اعظم عالمین کا قطب ہوگا مدار خصوصاً مدار اعظم عالمین کا مدار ہوگا پس غوث العالمین قطب العالمین اور مدار العالمین کہنا ان کے حق میں درست ٹھہرا اور عالمین کی عمومیت سے کچھ بھی فرق نہیں آتا اور نہ ہی تفضیل انبیاء لازم آتی ہے کہ اس قسم کی اضافت سے تفضیل عمومی کا کوئی قصد ہی نہیں ہوتا۔

یہی وجہ ہے کہ علمائے سلف نے ان مراتب ولایت کو عالم کونین، ثقلین اور عالمین کی طرف اضافت کر کے استعمال کیا ہے چنانچہ فاضل بریلوی نے جابجا اپنی کتابوں میں حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ کے لئے غوث الثقلین استعمال کیا ہے۔ فاضل بریلوی کے پیر و مرشد سید شاہ ابوالحسین نوری مارہروی قدس سرہ سراج العوارف میں حضور غوث اعظم کو غوث الثقلین اور غیاث الکونین لکھتے ہیں بلکہ اس سے بھی بڑی بات یہ لکھتے ہیں کہ ان سے ہی کار ولایت ہے اور انہیں پر اس کا اختتام انہیں پر اس کا ورود ہوتا ہے اور انہیں کے ہاتھوں اس کی تقسیم اس عالم میں کوئی ولی ایسا نہیں جو ان کی طرف احتیاج نہ رکھتا ہو اور ان کے حضور اپنے اسرار میں باادب نہ ہو ایسے بلند حوصلہ کہ تمکین میں سب سے بالا اور ساری گردنیں ان کے روبرو ادب سے جھکی ہوئی ہیں۔
(شریعت وطریقت صفحہ ۱۹۔۲۰ رشاہ ابوالحسین نوری)

ثقلین وکونین کی عمومیت میں جملہ انبیاء و مرسلین صحابہ و تابعین اور خود سید المرسلین صلی

اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی شامل ہیں تو مفتی ازہری و امجدی کے فتووں کی رو سے تمام انبیاء ومرسلین علیہم الصلوٰۃ والتسلیم پر حضور غوث پاک کی فضیلت لازم آتی ہے اور ان کے یہاں یہ کفر ہے۔ مفتی امجدی کی زبان میں قائل پر توبہ ،تجدید ایمان ونکاح لازم اورازروئے طریقت بیعت بھی۔ والعیاذ باللہ

ابتدائے کارولایت رسول گرامی وقار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہے اور ان کے توسط سے مولائے کائنات سے ہے کہ انہیں کے متعلق ارشاد رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے من کنت مولاہ فعلی مولاہ۔

صحابہ وتابعین میں بے شمار ولی ہیں ان میں بعض تو سیکڑوں درجہ حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ سے بلند ہیں پھران سے قطع نظر کرکے یہ کہنا کہ انہیں سے یعنی (غوث اعظم) سے ابتدائے کارولایت ہے اورانہیں پراس کا اختتام کم ازکم جملہ صحابہ وتابعین پر تفضیل کو مستلزم ہے جوان دونوں مفتیوں کی زبان میں حرام اور ظاہراس کا معنی کفری ہے۔ کیا حضرت شاہ ابوالحسین نوری کے لئے بھی یہی حکم تکفیر جاری ہوگا؟

بقول نوری میاں قدس سرہ جب حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ ہی سے کارولایت کی ابتدا ہے توان دونوں مفتیوں کی فکر کے مطابق حضور غوث پاک سے قبل کوئی ولی نہیں گذرا اور اگران سے قبل جنید وبایزید جیسے جلیل القدر اولیاء اللہ گذرے ہیں تواس عبارت میں ابتدائے کارولایت کی کیا تاویل کریں گے؟

اور جب حضور غوث اعظم ہی پرولایت کا اختتام ہوگیا تو ان کے بعد کم ازکم سلسلۂ قادریہ رضویہ میں کوئی ولی نہیں ہوا کہ ولایت تو غوث پاک ہی پرختم ہوگئی اب بعد والے بھلا کب ولی رہے؟

حضور نوری قدس سرہ کا یہ قول کہ اس عالم میں کوئی ولی نہیں جوان کی (حضور غوث اعظم) کی طرف احتیاج نہ رکھتا ہواوران کے حضوراپنے اسرار میں باادب نہ ہو......

کتنا زیادہ عام ہے۔ اس عالم میں کوئی ولی ایسا نہیں جوان کی طرف احتیاج نہ رکھتا ہو۔

اس عبارت کو اگر مفتی ازہری وامجدی کی آنکھوں سے دیکھا جائے اور ان کی فکر سے غور کیا جائے تو اس کی عمومیت میں جملہ صحابہ وتابعین اور انبیاء ومرسلین داخل ہو رہے ہیں۔

بس ان کے فتووں کی رُو سے تمام صحابہ وتابعین اور انبیاء ومرسلین پر حضور غوث اعظم محی الدین عبدالقادر جیلانی قدس اللہ سرہ النورانی کی تفضیل لازم آتی ہے جو بقول ان دونوں کے حرام بلکہ ظاہر اس کا معنی کفری رکھتا ہے اس کا قائل حضور غوث اعظم کو صحابہ وتابعین اور انبیاء ومرسلین علیہم السلام کا محتاج مان رہا ہے۔ یہ بلا شبہ کفر ہے۔ اللہ تیری پناہ والعیاذ باللہ۔

کم از کم مفتیان حضرات کو اپنے اسلاف کی عبارتیں پیش نظر رکھنا چاہئے۔

جہاں تک لفظ عالمین کی طرف اضافت کی بات ہے تو بہت سے علماء نے بزرگوں کے القاب کو عالمین کی طرف مضاف کیا ہے چنانچہ حاشیہ ابن عابدین الشامی صفحہ ۴ ر پر سلطان عبدالعزیز خاں کو ملجاء عامة المسلمین بل کافة الناس اجمعین لکھا ہے تو کیا کافة الناس اجمعین کی عمومیت میں جملہ انبیاء ومرسلین بھی شامل ہیں؟

تصوف کی کتاب شراب معرفت صفحہ ۱۱۱ ر پر حضرت صابر کلیری کو مخدوم العالمین لکھا ہے۔ کیا عالمین کی عمومیت میں جملہ انبیاء ومرسلین بھی شامل ہیں؟

مسائل سماع میں عرفان علی رضوی بیسل پوری نے میر عبدالواحد بلگرامی کو سید علماء العالمین لکھا ہے۔ علماء العالمین میں جملہ صحابہ وتابعین واولیاء رب کریم تمام انبیاء ومرسلین بھی شامل ہیں؟

مولانا مفتی شاہ آل مصطفےٰ مارہروی جو مفتی اختر رضا خاں ازہری کے پیر ومرشد ہیں اپنے ایک مکتوب میں لکھتے ہیں سیدنا آل احمد اچھے میاں قدس سرہ العزیز نے اپنے عہد مبارک میں سرکار مدار العالمین سے منسوب میلہ قائم کرایا جو ۹ ر جمادی الاول کو برابر ہوتا ہے۔

کیا حضرت سید آل مصطفےٰ مارہروی پر وہی حکم کفر لگایا جا سکتا ہے؟

مفتی دار العلوم اشرفیہ مبارکپور استاد محترم حضرت علامہ مفتی بدر عالم صاحب قبلہ مصباحی برکاتی نے اپنے ایک مکتوب میں لکھا ہے کہ حضرت مدار العالمین کی بارگاہ میں میرا اسلام

عرض کرنا۔

اس طرح بہت سے علماء کرام نے صفاتی والقابی ناموں کی عالمین کی طرف اضافت کی ہے۔

حتی کہ لفظ رحمۃ للعالمین جس کو مفتی از ہری وامجدی صاحبان خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خاصہ مانتے ہیں اور آپ کے سوا دوسرے کیلئے اس کا اطلاق واستعمال حرام جانتے ہیں حضرت بہاء الدین زکریا ملتانی علیہ الرحمہ نے اپنے قصیدہ غوثیہ میں حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ کیلئے استعمال کیا ہے۔ فرماتے ہیں:

دستگیر بیکسان و چارۂ بیچارگاں

شیخ عبدالقادر است آں رحمۃ للعالمین

(مظہر جمال مصطفائی۔ صفحہ ۹۲ / حیات غوث الوریٰ)

(سید نصیر الدین ہاشمی قادری رضوی برکاتی)

ترجمہ از مولف: بیکسوں کے دستگیر اور بے چاروں کے چارہ گر شیخ عبدالقادر ہیں جو سارے عالمین کے لئے رحمت ہیں (مظہر جمال مصطفائی) کیا حضرت بہاء الدین زکریا ملتانی علیہ الرحمۃ کو مرتکب حرام ٹھہرایا جا سکتا ہے؟ رحمۃ للعالمین حضور خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خاصہ ہے کیا یہ خاصہ حضور غوث اعظم کا بھی خاصہ ہے؟ یا اس کی کوئی جائز تاویل ہے؟ اگر تاویل ہے تو وہی تاویل حضور مدار اعظم کے لئے لفظ مدار العالمین کی بھی کرلی جائے۔

واقعہ یہ ہے کہ بہت سے علمائے کرام نے صفاتی ناموں کی عالمین کی طرف اضافت کی ہے جس کا مقصود صحابہ کرام اور انبیاء مرسلین پر کسی کو فضیلت دینا نہیں ہے بلکہ زیادہ سے زیادہ ایک مخصوص دور میں مخصوص طبقے پر فضیلت دیکر ملقب بہ کی عظمت کا اظہار مقصود ہے۔

عالم سے مراد مفہوم عالم کا مصداق ہوتا ہے یعنی وقت تفصیل میں ماسوا اللہ سے جو موجود ہے وہ عالم یا عالمین ہے بلکہ بسا اوقات وقت تفصیل میں موجودات ماسوا اللہ سے بعض پر بھی عالمین کا اطلاق ہو جاتا ہے۔

چنانچہ قرآن حکیم میں قوم بنی اسرائیل سے متعلق ارشاد باری تعالیٰ ہے یـا بـنـی اسرائیل اذکروا نعمتی التی انعمت علیکم وانی فضلتکم علی العالمین (صفحہ ۵ آیت ۴۷)

ترجمہ: "اے بنی اسرائیل میری ان نعمتوں کو یاد کرو جو میں نے تم پر انعام کیا اور یہ کہ بلاشبہ عالمین پر تمہیں فضیلت دی۔"

کیا جملہ انبیاء و مرسلین پر فضیلت دی؟ نہیں بلکہ اس زمانے کے عالمین پر چنانچہ اس آیت کے تحت تفسیر بیضاوی میں ہے،،

(اے عالمی زمانہم) کیا اس زمانے کے انبیاء پر بھی فضیلت دے دی گئی جیسا کہ عالمین کے عموم سے اشارہ ہوتا ہے؟

نہیں! ایک مخصوص طبقہ پر فضیلت دی گئی یعنی بنو اسرائیل کو ان کے زمانے کے موجودات اکثریہ پر فضیلت دی گئی چنانچہ اسی آیت کے تحت تفسیر مدارک میں ہے علی الجم الغفیر من الناس یقال رائت عالمامن الناس والمراد به الکثرة (مدارک) یعنی بنواسرائیل کو لوگوں کی ایک بڑی جماعت پر فضیلت دی بولا جاتا ہے میں نے لوگوں کا ایک عالم دیکھا اور اس سے مراد کثرت ہوتی ہے۔ معلوم ہوا کہ عالمین ہر جگہ اپنے عام معنی میں نہیں استعمال ہوتا ہے بلکہ جہاں جیسا قرینہ ہوگا ویسا ہی معنی مراد لیا جائے گا۔ اسی کے پیش نظر اسلاف کرام نے غوث اعظم رضی اللہ عنہ کو غوث العالمین اور حضور سیدنا مدار اعظم کو مدار العالمین کے لقب سے یاد کیا ہے۔ جہاں تک لفظی ترکیب کی بات ہے تو عالمین کے معانی و مفاہیم میں جتنی وسعت ہے اتنی ہی اس کے مصداقات میں وسعت ہے۔ دراصل عالم کی جمع عالمین ہے عالمین جمع قلت اور الف لام داخل کردینے سے جمعیت ختم ہوجاتی ہے اور وہ جنس کی منزل میں ہوجاتا ہے اور ہر جنس پر اس کا اطلاق ہوتا ہے اور قلیل و کثیر دونوں پر صادق آتا ہے۔ نحو کی ابتدائی کتاب نحو میر میں جمع قلت کے چھ وزن شمار کئے گئے ہیں جن میں دو جمع تصحیح بے الف لام ہے یعنی مسلمون و مسلمات اور جمع کثرت کے اوزان میں ان چھ اوزان کے علاوہ بقیہ سارے اوزان داخل ہیں اگر

عالمین کو جمع قلت کے دائرے میں رکھا جائے تو کم از کم تین عالم پر عالمین بولا جائے گا اور اگر جنس کی منزل میں ٹھہراتے ہیں تو قلیل وکثیر ہر عالم پر یہ صادق آئے گا۔ تقریباً اٹھارہ ہزار عالم ہیں تو کیا قطب مدار دس عالم کا بھی مدار نہیں ہوتا؟ بقول ابوالحسین نوری قطب مدار جس پر تمام عالم کے کاروبار کا دارومدار ہے تو اس کو کم از کم دس بیس عالم کا مدار ماننے میں کیا حرج ہے؟ درالمنظم فی مناقب غوث اعظم میں ہے کہ ایک قطب سولہ عالم پر متصرف ہوتا ہے پس نحوی ترکیب کے اعتبار سے ایک قطب کو قطب العالمین کہنے میں کوئی حرج نہیں ہے تو وہ قطب المدار جو تمام قطبوں کا سردار وسرتاج ہوتا ہے اس کو مدارالعالمین کہنا بدرجہ اولیٰ جائز ہوا۔

لفظ عالمین کی تفسیر میں وارد ہے کہ ہر انسان عالم ہے چنانچہ تفصیر بیضاوی میں ہے

''قیل عنی به الناس ههُنافان کل احد منهم عالم من حیث انهٗ یشتمل علی نظائر مافی العالم الکبیر''

اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کے پیرومرشد حضرت نوری میاں قدس سرہ نے سراج العوارف (شریعت وطریقت) میں انسان کے عالم ہونے پر ایک اچھی تمثیلی گفتگو کی ہے فرماتے ہیں،،''جاننا چاہئے کہ انسان عالم صغیر ہے اور اس کے سوا عالم کبیر اور یہ عالم صغیر تمام اجزائے عالم کبیر کا جامع ہے۔'' (سراج العوارف صفحہ ۱۰۴ تا ۱۰۶)

پتہ چلا کہ ہر انسان ایک مستقل عالم ہے تو اگر سطحی طور سے سوچا جائے تو کم از کم تین یا دس انسان پر عالمین صادق آئے گا۔ لہٰذا اگر قطب مدار کو دس بیس انسان کا بھی مدار تسلیم کرلیا جائے تو اس کے لئے مدارالعالمین کا اطلاق درست ہو جائے گا۔ پھر حرام وکفر کے فتوے کی کیا حقیقت رہ جاتی ہے۔

ایسا لگتا ہے کہ مدارالدنیا والآخرہ اور مدارالعالمین پر جن لوگوں نے حرام وکفر کا فتویٰ دیا ہے وہ حضرات قطب المدار کی ذات سے تعصب وعناد رکھتے ہیں اور کسی خاص جذبے کے تحت یہ فتاویٰ صادر کئے گئے ہیں۔ حدیث قدسی ہے'' **من عادی لی ولیا فقد آذنته بالحرب** ''معنی جس نے میرے کسی ولی سے عداوت کی اس کے لئے میری طرف سے اعلان

جنگ ہے۔

ان مفتیوں کو اپنے اپنے فتووں سے رجوع کرنا چاہئے اور اللہ کی بارگاہ میں تائب ہونا چاہئے اور قطب المدار رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر اپنی غلطی کی معافی مانگنی چاہئے۔

فاضل بریلوی کتنے محتاط تھے فرماتے ہیں کہ مسلمان سے کوئی ایسا کلمہ صادر ہو جائے جس کے ناوے (۹۹) معانی کفر کی احتمال رکھتے ہوں اور ایک معنی اسلام کا ہو تو حتی الامکان اس کو اسلام ہی کی طرف پھیرا جائے۔

اس دور میں بڑے بڑے مفتی حضرات بداحتیاطی کا شکار ہیں ذرا بھی رسم افتاء کا خیال نہیں ہے اپنی اپنی تعلّی اور بڑائی میں لگے ہوئے ہیں احتیاط نام کی کوئی چیز نہیں ہے۔

جب اپنی بات آتی ہے تو حق گوئی، حق بیانی سے کتراتے ہیں اسلام میں کفر کی شقیں نکالتے ہیں جواز میں حرمت کی راہ ڈھونڈتے ہیں۔ بات بات پر کفر کا فتویٰ، تجدید ایمان، تجدید نکاح اور تجدید بیعت کی جیسے ٹھیکیداری مل گئی ہو انہیں بے احتیاطیوں کی وجہ سے اہل سنت کے اندر گروہ بندی اور انتشار پھیل رہا ہے۔ ایک سنی دوسرے سنی سے دور ہو رہا ہے۔ ان سب کا وبال ان مفتیان وقت کے سر جائے گا۔ اللہ کی بارگاہ میں ان کو جواب دینا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو اور تمام مسلمانوں کو ہدایت دے اور وحدت کے مرکز پر قائم رکھے۔ ان سب کو اللہ اور رسول اور اولیاء اللہ کی عظمت کا پاسبان بنائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ و آلہ الکریم هذاماظهر لی والعلم عند ربی، هو اعلم بالصواب۔

کتبہ ابوالحماد محمد اسرافیل حیدری مداری

خادم جامعہ عربیہ مدار العلوم مدینۃ الاولیاء مکن پور شریف